بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۴ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۵ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۵ فروری ۱۹۷۶ء	نمبر ۴۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت سر درد اور چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت گذشتہ چند دنوں سے سخت نزلہ، کھانسی اور حرارت کی وجہ سے ناساز ہے۔ کمزوری اور ضعف کے علاوہ دورانِ سر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ندامت اور توبہ گناہ کی آلودگی کو دھو ڈالتی ہے

یہی وہ حقیقی کفارہ ہے جو فطرتی گناہ کا علاج ہے

"اگرچہ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تخم توحید ہر ایک نفس میں موجود ہے لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی کئی مقامات میں کھول کر بتلا دیا ہے کہ وہ تخم سب میں مساوی نہیں بلکہ بعض کی فطرتوں پر جذباتِ نفسانی اُن کے ایسے غالب آ گئے ہیں کہ وہ نور کالمفقود ہو گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ قوی بہیمیہ یا غضبیہ کا فطرتی ہونا وحدانیتِ الٰہی کے فطرتی ہونے کو منافی نہیں ہے۔ خواہ کوئی کیسا ہی ہو ابر بہت اور نفسِ امّارہ کا مغلوب ہو پھر بھی کسی نہ کسی قدر نورِ فطرتی اُس میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً جو شخص بوجہ غلبہ قوی شہویہ یا غضبیہ چوری کرتا ہے یا خون کرتا ہے یا حرامکاری میں مبتلا ہوتا ہے تو اگرچہ یہ فعل اس کی فطرت کا مقتضا ہے لیکن بمقابلہ اس کے نورِ صلاحیت جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے وہ اسکو اُسی وقت جب اس سے کوئی حرکت بے جا صادر ہو جائے ملزم کرتا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا الجزء نمبر ۳۰ یعنی ہر ایک انسان کو ایک قسم کا خدا نے الہام عطا کر رکھا ہے جس کو نورِ قلب کہتے ہیں اور وہ یہ کہ نیک اور بد کام میں فرق کر لینا۔ جیسے کوئی چور یا خونی چوری یا خون کرتا ہے تو خدا اس کے دل میں اُسی وقت ڈال دیتا ہے کہ تو نے یہ کام بُرا کیا اچھا نہیں کیا لیکن وہ ایسے القاء کی کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ اُس کا نورِ قلب نہایت ضعیف ہوتا ہے اور عقل بھی ضعیف اور قوتِ بہیمیہ غالب اور نفس طالب۔ سو اِس طور کی طبیعتیں بھی دنیا میں پائی جاتی ہیں جن کا وجود روزمرّہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے۔ اُن کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہو سکتا کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دور کرے۔ ہاں خدا نے ان کا ایک علاج بھی رکھا ہے۔ وہ کیا ہے۔ توبہ و استغفار اور ندامت یعنی جبکہ بُرا فعل جو اُن کے نفس کا تقاضا ہے ان سے صادر ہو یا حسب خاصہ فطرتی کوئی بُرا خیال دل میں آوے تو اگر وہ توبہ اور استغفار سے اس کا تدارک چاہیں تو خدا اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ بار بار ٹھوکر کھانے سے بار بار نادم اور تائب ہوں تو وہ ندامت اور توبہ اس آلودگی کو دھو ڈالتی ہے۔ یہی حقیقی کفارہ ہے جو اس فطرتی گناہ کا علاج ہے۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۱۷۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امراءِ اضلاع جماعتہائے احمدیہ سے گذارش

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اضلاع سے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی کے لئے ہر ضلع کے امیر صاحب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع کے تمام وعدہ کنندگان کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ ان سے وصولی باقاعدہ مرحلہ وار ہوتی رہے کیا آپ اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا فرما رہے ہیں؟ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے اب پورا کر دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ :۔

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست بذریعہ انتخاب رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے۔"

امراءِ اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں نیز امسال جن جماعتوں کو مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کے لئے نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاع بھی ۲۹ فروری تک بھجوا دی جائے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
مورخہ ۲۵ر تبلیغ ۱۳۵۵ہش
۲۵ر فروری ۱۹۷۶ء

مومنوں پر آنے والا ایک مخصوص ابتلاء اور اس کی حکمت

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو ضرور آزماتا ہے کہ کون ان میں سے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں اور کون اپنے اِس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ آزمائش سے پہلے سب ہی اپنی جگہ مومن بنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن فی الحقیقت اُن میں سے صحیح معنوں میں مومن ہوتے ہیں لیکن بعض مومن نہیں ہوتے۔ آزمائش وارد ہونے پر کھرے اور کھوٹے اور اسی طرح مومن اور منافق میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ○ (العنکبوت آیات ۳، ۴)

ترجمہ:- کیا (اِس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی ایسا ہی ہوگا) سو اللہ (آزمائشوں کے ذریعہ) ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا (یعنی ایمان کا سچا دعویٰ کیا) اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا (یعنی ایمان کا جھوٹا دعویٰ کیا)۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں پر آزمائشیں مختلف شکلوں میں آتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان مختلف النوع آزمائشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ○ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:- اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پیداوار کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ اور (اے رسول!) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان پر جب (بھی) کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر آنے والی آزمائشوں کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ مومنوں کو کبھی اُن پر خوف کی حالت وارد کر کے، کبھی بھوک میں مبتلا کر کے، کبھی مالی اور جانی نقصان اور کبھی پیداوار میں کمی کے ذریعہ آزماتا ہے لیکن جب مومن صبر کا نمونہ دکھا کر ان آزمائشوں میں پُورے اُترتے ہیں تو وہ انہیں بے اندازہ برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا ہے اور اِس طرح ان آزمائشوں کو ان کے لئے بے اندازہ ترقیات کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ لیکن سورۃ العنکبوت کی آیات ۳، ۴ میں جنہیں ہم اُوپر درج کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ نے جس آزمائش کا ذکر کیا ہے اور جس کے ذریعہ سے وہ حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں فرق کرتا ہے وہ ایک خاص آزمائش ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے جس آزمائش کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ مخالفینِ حق اپنی اکثریت اور طاقت کے گھمنڈ میں ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے اور ظلم کا بازار گرم کر کے اُن پر عرصۂ حیات تنگ کر دیتے ہیں۔ تکلیفوں، دُکھوں، مصیبتوں اور اذیت ناک مظالم کے اِس دَور میں جو لوگ صبر کا نمونہ دکھاتے ہیں اور جان و مال کے ضیاع کی پرواہ کئے بغیر ایمان کے راستہ پر پُوری مستقل مزاجی سے قائم رہتے ہیں وہی عند اللہ حقیقی مومن ہوتے ہیں اور وہ معدودے چند لوگ جو اِن مصائب کی تاب نہ لا کر تزلزل کا شکار ہو جاتے ہیں وہ عند اللہ مومن نہیں ہوتے۔ اُن کے اندر چھپا ہُوا نفاق ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ حقیقی مومنوں سے الگ کر دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت میں ہی آگے چل کر اِس خاص نوعیت کی آزمائش اور اس کے نتیجہ میں حقیقی مومنوں اور منافقوں میں ظاہر ہونے والے فرق کا وضاحت سے ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ ۖ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ○ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ○ (العنکبوت آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:- اور لوگوں میں سے بعض (ایسے بھی ہوتے ہیں) جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ پھر جب اللہ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں انہیں تکلیف دی جاتی ہے وہ لوگوں (یعنی مخالفینِ حق) کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیتے ہیں۔ اور جب تیرے رب کی طرف سے مدد آتی ہے (اور اُس مدد کے نتیجہ میں مخالفینِ حق کا اٹھایا ہُوا فتنہ مٹا دیا جاتا ہے) تو وہ کہتے ہیں (درحقیقت) ہم بھی تمہارے ساتھ تھے۔ کیا دنیا جہان کے لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے اسکو اللہ اچھی طرح نہیں جانتا؟ اور اللہ ضرور ظاہر کر دے گا ان کو بھی جو (حقیقی طور پر) ایمان لائے ہیں اور ان کو بھی جو منافق ہیں۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ وہ آزمائش جس سے اللہ تعالیٰ مومنوں اور منافقوں میں فرق ظاہر کرتا ہے بالعموم اِس شکل میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفینِ حق کو جو اکثریت میں ہونے کے باعث بہت طاقتور اور زور آور ہوتے ہیں ڈھیل دیتا ہے کہ وہ حق کو مٹانے کے لئے جتنا چاہیں زور لگالیں اور اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں لیکن وہ چند ایک منافق طبع لوگوں کے سوا حقیقی مومنوں میں سے ایک کو بھی راہِ حق سے پھیرنے میں کامیاب نہیں ہوتے اور گنتی کے ان چند منافق طبع لوگوں کو بھی وہ یہ کہہ کر ورغلاتے ہیں کہ اگر راہِ حق سے پھرنے کے نتیجہ میں ان پر کوئی وبال آیا تو وہ ان کی سپر بن جائیں گے اور ان پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ حقیقی مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور مخالفینِ حق پر ان کے ڈھائے ہوئے مظالم کی وجہ سے وبال آتا ہے تو وہ دوسروں کو بچانا تو کجا خود اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچانے کے قابل نہیں ہوتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے اِن ہتھکنڈوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ (العنکبوت آیات ۱۳، ۱۴)

ترجمہ:- اور حق کے منکر مومنوں سے کہتے ہیں تم ہمارے پیچھے چلو ہم تمہارے گناہ ضرور اُٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہ بالکل نہیں اُٹھا سکتے۔ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں اپنے بوجھ بھی اٹھانے پڑیں گے اور اپنے بوجھوں کے سوا اور لوگوں کے بوجھ بھی انہیں اُٹھانے ہوں گے (جنہیں ورغلا کر وہ گمراہ کرتے ہیں) اور قیامت کے دن اُن سے اُن کے اِس افتراء کے بارہ میں سوال کیا جائے گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ مخالفینِ حق کو اِس امر کی مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی کثرتِ تعداد اور قوت و طاقت کے گھمنڈ میں کمزور اور ظاہری لحاظ سے بے یار و مددگار مومنوں پر جتنے چاہیں مظالم ڈھالیں لیکن وہ انہیں راہِ حق سے برگشتہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ چند ایک منافق طبع لوگ ضرور ایسے ہو سکتے ہیں جو اُن کے ورغلانے میں آجائیں ورنہ حقیقی مومن کبھی ان کے دھوکہ میں نہیں آتے۔ مخالفینِ حق کو مہلت دینے اور مومنوں پر ابتلاء وارد کرنے میں حکمت ہی یہ ہوتی ہے کہ چند ایک منافق طبع لوگ جو مومنوں میں ملے ہوئے ہوتے ہیں اُن سے الگ ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ مقررہ وقت پر مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور اُن کے لئے عجائب کام دکھلا کر انہیں غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی اخلاق اور ان کی اہمیت

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم جرمنی

(۲)

ایجابی اور سلبی اخلاق

پھر کچھ اخلاق ایجابی اور کچھ سلبی ہوتے ہیں نفس انسانی میں ایسی قوت اور ایسے ملکہ کا قیام جو حسن عمل کا باعث بنے یہ ایجابی صفت ہے اور جو سوءِ عمل سے باز رکھنے کا باعث ہو۔ فضیلت سلبی ہے مثلاً امید ایک ایجابی صفت ہے کیونکہ یہ صاحب امید کو جادۂ زندگی پر تیز تر گامزن ہونے پر آمادہ کرتی ہے۔ اس کے برعکس "زُہد" ایک سلبی صفت ہے اسلئے کہ وہ انسان کو تجاوز حدود شرعیہ سے باز رکھتی ہے اور سادہ زندگی پر راضی رہنے کی تلقین کرتی ہے۔

ذاتی عائلی عمومی اخلاق

کچھ اخلاق ذاتی، عائلی اور عمومی نوعیت کے بھی ہوتے ہیں۔ ذاتی اخلاق کا تعلق انسان کے اپنے دل سے ہوتا ہے۔ ذاتی اخلاق کی پابندی سے سادگی گفتار اور پاکیزگی نفس کو تقویت ملتی ہے۔ مثلاً انداز، خیالات کی پاکیزگی، محنت کی عادت اور نظافت و صفائی وغیرہ کا خیال رکھنا یہ سب امور انسان کے ذاتی اخلاق پر مبنی ہوتے ہیں۔

عائلی اخلاق ذاتی اخلاق کے بعد ایسے اخلاق کا دائرہ شروع ہوتا ہے جن کا تعلق براہ راست بعض دوسرے قریبی رشتہ داروں سے ہوتا ہے ان اخلاق کا دائرہ بہت وسیع ہے انسان کے اپنے ماں باپ بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے حسن سلوک کو عائلی اخلاق سے تعبیر کیا جاتا ہے

عمومی اخلاق

اپنے گھر اور رشتہ داروں کے دائرہ سے نکل کر انسان کے تعلقات کا حلقہ وسیع ہوتا چلا جاتا ہے اب اسکے ماحول میں اپنے بھی ہیں بیگانے بھی دوست بھی ہیں دشمن بھی افسر بھی ہیں اور ماتحت بھی ہیں اس قسم کے تمام تعلقات کو بھی اپنی جگہ خوشگوار بنانا عمومی اخلاق سے تعلق رکھتا ہے

اخلاق عامہ اور اخلاق خاصہ

اخلاق باعتبار سود مندی اور خوبی کے دو قسم کے ہیں اخلاق عامہ اور اخلاق خاصہ۔ اخلاق عامہ سے وہ اخلاق مراد ہیں جن کا ظہور طبعی تقاضوں کے مطابق ہوتا ہے ان میں کوئی خصوصیت نہیں ہوتی جیسے سچ بولنا ایک عام خلق ہے کیونکہ اس کی ضرورت عام طور پر محسوس و مشہود ہے لیکن کسی آزمائش کے وقت جب کہ سچ بولنے سے عزت و ناموس معرض خطرہ میں ہو اس وقت سچ بولنے اور سچائی پر قائم رہنے کی صفت خلق خاص ہے۔

سماجی اخلاق اور سیاسی اخلاق

بہت سے عمدہ اخلاق ایسے ہیں جن کا تعلق باہمی لین دین سے ہے مثلاً تجارتی کاروبار انسان کی ترش روئی اور تند مزاجی کا متحمل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ضرورت ہوتی ہے بخل جھوٹ اور فریب دہی سے تو تجارت بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

سیاسی اخلاق

اسی طرح کچھ اخلاق کا تعلق والیان ریاست اور دیگر حکام سے ہے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لیں رعایا کی [illegible] کی طرف توجہ دیں اور ان پر ظلم نہ کریں وغیرہ۔

اخلاق کی مختلف صورتوں پر محاکمہ کرتے ہوئے یہ بیان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ اخلاق دنیوی ثمر اور کچھ ایصال خیر سے بھی متعلق ہوتے ہیں۔ در اصل یہ اخلاق کی ایسی قسم ہے جو تمام انسانی افعال پر حاوی ہے۔

یہ تمام اخلاق جو اخلاق کی مختلف انواع کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں اسلام نے مجمل اور کہیں مفصل تعلیم دی ہے جنہیں میں نے بخوف طوالت ذکر نہیں کیا۔ ظاہر ہے کہ سات آٹھ ہزار الفاظ کا یہ مقالہ ایسی تفصیلات کا مشکل ہی متحمل ہو سکتا ہے تاہم اس کی افادیت کے پیش نظر صرف نظر بھی کافی نہیں اسلئے چند اہم اور ضروری اخلاق کا مختصر ذکر دوسرے باب میں کیا گیا ہے

دوسرا باب

اخلاق کی اقسام

اخلاق حسنہ اور اخلاق سیئہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں اخلاق کی یہی تقسیم بیان کی ہے یہ اخلاق کی یہ تقسیم بلحاظ فضیلت و رذالت ہے

اخلاق حسنہ کی تعریف

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اخلاق حسنہ انسانی طاقتوں کو عقل کے ماتحت استعمال کرنے کا نام ہے بعض کے نزدیک اخلاق حسنہ وہ افعال ہیں جو انسان کو حقیقی خوشی پہنچاتے ہیں اور بعض کے نزدیک اخلاق حسنہ ان افعال کا نام ہے جو عقل اور شریعت کے ماتحت صادر ہوتے ہیں بعض نے کہا ہے کہ حسن خلق کی حقیقت جود و کرم کی بہتات، بدی سے پرہیز اور مصائب و تکالیف کی برداشت کا مظہر ہے۔ بعض نے کہا ہے رذائل سے پاک اور فضائل سے مزین رہنے کا نام حسن خلق ہے بعض صوفیاء کے نزدیک جو افعال عقل اور شریعت کے تحت کئے جائیں وہ اخلاق حسنہ ہوتے ہیں (بحوالہ منہاج الصالحین ص ۲۳)

علامہ زبیدی خلق کو نفس انسانی کی ایک ہیئت اور حالت قرار دینے کے بعد فرماتے ہیں:-

"اگر یہ حالت و ہیئت ایسے طریق و اسلوب پر قائم ہے کہ اس کے ذریعہ صادر شدہ اعمال عقل و شرع کی نگاہ میں اعمال جمیلہ و محمودہ ہیں تو اس کا نام حسن خلق ہے ...... اگر کہا جائے گا کہ نفس سے کسی عمل کا صدور ہو بھی جائے مگر نفس میں وہ راسخ اور ثابت نہ ہو تو وہ حسن خلق نہیں کہلائے گا۔۔ حسن خلق تو جبھی کہلا سکتا ہے کہ وہ نفس میں اس طرح پیوست ہو جائے کہ فکر و نظر اور مشقت و تکلیف کا سوال ہی باقی نہ رہے اور وہ نفس کے لئے فطرت اور طبیعت ثانیہ بن جائے"

(شرح احیاء العلوم جلد ۷)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خلق حسن کی تعریف یوں لکھی ہے:-

"حسن خلق اس کا نام ہے کہ وہ تمام عادتیں ترک کر دی جائیں جن کی تفصیلات شرع نے بیان کر دی ہیں اور انسان ایسا ہی پرہیز کیا جائے جیسا کہ عام نجاستوں سے کیا جاتا ہے اور ان کے مقابلہ میں تمام اچھی عادتوں کو اس طرح اپنا لیا جائے کہ طبیعت ان کی طرف ایک گونہ کشش اور شوق محسوس کرنے لگے اور تمام بری عادتوں سے نفور ہو کر ہر وقت انہی کو ترجیح دینے میں خوشی اور تسکین پائے"

(میزان ص ۲۹)

در اصل اخلاق حسنہ وہ افعال ہیں جو عقل اور شریعت کے مطابق ہوں اور صاحب اخلاق انہیں ارادہ اور اختیار سے کرے اور وہ اعمال خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اس کی صفات کے مظہر ہوں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے تا وہ اس کی پاکیزہ صفات کو اپنے اندر پیدا کرے اور اس کی صفات کو اپنائے پس جو اعمال یا افعال صفات الٰہیہ کے مطابق ہوں گے وہی اچھے اخلاق کہلائیں گے۔

اخلاق حسنہ اور اسلام

اسلام ہر حال میں اخلاق حسنہ یا اخلاق فاضلہ کے رنگ میں رنگین ہونے پر زور دیتا ہے۔ کیونکہ حسن اخلاق ہی ساری روحانی ترقیات کا زینہ ہے قرآن مجید مذہبی مالی اور سیاسی معاملات غرضیکہ ہر حالت میں اخلاق فاضلہ کے کام میں لینے کی ترغیب و تحریص دلاتا ہے۔ وہ اخلاق حسنہ کو صرف افراد یا صرف حکومتوں کے لئے ضروری نہیں ٹھہراتا بلکہ وہ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ جس طرح اخلاق فاضلہ کی ضرورت افراد کو ہے اسی طرح حکومتوں کو بھی ہے سچ بولنا صرف ایک عام شہری ہی کے لئے نہیں بلکہ ایک سیاستدان کے لئے ویسا ہی ضروری ہے اسلامی اخلاق حسنہ کے متعلق قرآن کریم نے بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگہ جگہ انداز میں جابجا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرماتا ہے:۔

"اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ"۔

(سورہ نحل ع ۱۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو حامل وحی قرآن تھے آپ کے متعلق آپ کی حرم اوّل حضرت خدیجہؓ کا یہ قول آپ کے بہترین اخلاق کی بہترین ترجمانی کر رہا ہے

"کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ"۔

(صحیح بخاری کتاب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اسلامی نظام اخلاق کے اہم اجزاء

سچائی:۔

سچائی کے معنے عام طور پر سچ بولنے کے سمجھے جاتے ہیں اس بارہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ میں بڑی وسعت ہے۔ انسان کے ہر قول و عمل کی درستی کا نام صدق اور سچائی ہے (یعنی دل اور زبان کی باہمی مطابقت) یہ ایک بنیادی اور اہم فضیلت ہے۔ مذہب اور فلسفہ ہر دو نے اس کی اہمیت کو یکساں تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ یہ بہت سے فضائل کا سرچشمہ اور گویا اخلاق کا منشاء و مولد ہے۔ سچائی یہی ہے کہ انسان حق کہے اور ہمیشہ حق سے وابستہ رہے اور حق کے علاوہ کسی دوسری بات کا ارادہ نہ کرے سچائی کے بغیر تعاون و اشتراک اور جماعتی زندگی میں ہم آہنگی محال ہے۔ انسانی صداقت کے اعتماد ہی پر ہمارے تمام علوم و فنون اور تحقیق و تفتیش کا دارومدار ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا کی تمام ترقی و تہذیب نقش برآب اور یہ تمام سلسلہ درہم برہم۔ سب علوم اور تجربات نابود ہو جاتے۔ اگر صداقت ایک مسلم حقیقت نہ ہوتی تو کسی مورخ، ماہر فلکیات، ہیئت دان اور طبیعی کے اقوال پر بھروسہ نہ رہتا۔

خدا تعالیٰ نے بار بار مومنوں کو سچ بولنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

(سورۃ توبہ آیت ۱۱۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرمایا:۔

"اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ"

(بخاری و مسلم)

صدق سے یہ بھی مراد کسی واقعہ یا خیال کا ہو بہو بیان کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد قول، ارادہ، نیت، عزم اور عمل میں سچائی ہے۔

عدل

کسی شے کے ٹھیک اپنے محل اور اپنی حدود کے اندر ہونے کا نام عدل ہے اور اصطلاح میں عدل سے مراد ہے برابری کا معاملہ کرنا۔ جیسا کہ کوئی اس سے معاملہ کرے ویسا ہی یہ اس سے کرے۔ عدل انسان کو اس کی اخلاقی زندگی میں اعتدال اور توسط بخشتا ہے اور ہر معاملہ میں افراط و تفریط کے درمیان صحیح پر قائم رکھتا ہے

عدل کی دو قسمیں ہیں۔ عدل شخصی اور جماعتی ـــــ عدل شخصی سے مراد یہ ہے کہ صاحب حق کا اپنے حق کو لے لینا اور دوسرے کا حق پورا پورا ادا کر دینا دوسرے کے حق کو ادا کرنے کا نام بھی عدل و انصاف ہے بعض نے عدل ذاتی اور عدل بالمقابل کے نام سے دو قسمیں بیان کی ہیں۔ عدل ذاتی سے مراد اپنے ذاتی حقوق کی پاسداری کرنا تاکہ اسکے نتیجہ میں وہ دوسروں کے ساتھ نیک معاملہ میں عدل کر سکے اپنی بدنی قوتوں سے صحیح طور پر کام نہ لینا اور اپنے بدن اور جسم کو کسی ہلاکت آمیز عمل میں ڈالنا عدل سے انحراف ہے۔

عدل بالمقابل وہ ہے جو معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

عدل و انصاف ایک ایسی خوبی ہے جس پر قوموں اور ملکوں کی زندگی قائم ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عدل و انصاف کو قائم نہ رکھنے والی اقوام کے متعلق فرمایا ہے:۔

"اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ"۔

(بخاری و مسلم)

صبر

اس کے لغوی معنے روکنے کے ہیں یعنی اپنے نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور اس کو اپنی جگہ پر ثابت قدم رکھنا۔ صبر کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ مصیبتوں اور مشقتوں میں مضطرب اور بے قرار نہ ہونا بلکہ ان کو خدا تعالیٰ کا حکم اور مصلحت سمجھ کر خوشی خوشی برداشت کرنا اور اپنے دل میں یقین کامل رکھنا کہ جب وقت آئے گا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے ان کو بدل برحمت بنا دیگا درگذر کرنا۔ ثابت قدم رہنا اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر بھی فرائض منصبی کو ادا کرنا بھی صبر میں شامل ہے

صبر ایک ایسا خلق ہے جس کے بغیر معصیت کا ترک اور طاعت و نیکی پر مداومت ہرگز ممکن نہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"مرغوب طبع اعمال سے انسان صرف صبر کی بدولت باز رہ سکتا ہے"۔

(احیاء العلوم ص ۹۷)

صبر بے شمار فضائل کا مجموعہ ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا:۔

"فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ"۔

(سورہ احقاف ع ۴)

عفت، ضبط نفس، شجاعت، حلم، وسعت صدر، کتمان سر، زہد اور قناعت، صبر کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خلق کی مختلف قسمیں ہیں۔ صبر انسان کو قوت برداشت، غصہ پر قابو اور ایذا دہی سے پرہیز عطا کرتا ہے۔ جلد بازی و زود رنجی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور بردباری، سنجیدگی اور نرمی کا خوگر بناتا ہے۔

صبر ایک ایسا خلق ہے جس کا انسان ہر حال میں محتاج ہے۔ دوسروں کا دکھ اور ستایا جانا سہنا بھی شخصیت و عمدگی کی دلیل ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر فضیلت یہ ہے کہ انسان مصائب و نوائب میں صبر و شکیب سے کام لے اور جزع فزع کو قلب و دماغ کی طرف راہ نہ پانے دے۔

صبر کی اس ضرورت و اہمیت اور محمودہ فضائل ہونے کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوا:۔

"فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ"

(سورہ احقاف ع ۴)

مومنوں کو بھی صبر کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ان نعماء اور برکات کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو ایک صابر کے حصہ میں آتی ہیں فرمایا:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"

(سورۃ آل عمران ع ۲۰)

اور دکھ اور تکلیف میں صبر کرنے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ"۔

(سورۃ بقرہ ع ۱۹)

عفت

جنسی و لذات کی جانب رجحان میں اعتدال اور عقل و خرد کے اثرات کی اثر پذیری عفت کہلاتی ہے۔ اصطلاحاً پاکدامنی کو کہتے ہیں جو مرد اور عورت اپنے جنسی تعلقات کو شرعیات کے تابع رکھتے ہیں۔ محصن یا محصنہ اس مرد یا اس عورت کو کہا جاتا ہے جو حرام کاری سے مجتنب رہے قرآن مجید میں پاکدامن رہنے کے لئے پانچ اصول بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے انسان عفت کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ اول اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا دوم کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا سوم نامحرموں کے قصے نہ سننا اور چہارم تمام تقریبوں سے جن میں اس بدی کے پنپنے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا۔ آیت کریمہ

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ"

(سورۃ نور آیت ۳۱)

اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

عفت سے صحت کی حفاظت اور عقل کو طمانیت نصیب ہوتی ہے جس انسان کو یہ خلق نصیب ہوتا ہے وہ اپنے نفس کا آقا بنتا ہے۔ نفس کا غلام نہیں بنتا جس آدمی میں یہ صفت مفقود ہوتی ہے اس پر بہیمی خواہشات حکمرانی کرتی ہیں جس کی وجہ اس کی روحانی اور مادی صلاحیتیں روبہ انحطاط اور پژمردگی کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں۔ عفت کی اقسام بہت تو بے شمار ہیں تاہم اخلاق کریمانہ کے حصول میں جن کو نمایاں اہمیت حاصل ہے ان میں عصمت، غضب کی حالت میں ضبط نفس، خواہشات جسمانی خصوصاً شرب اور خوردنی کی طرف غیر شرعی میلان کے مقابلہ میں ضبط نفس قابل ذکر ہیں۔

الغرض عفت ایک ایسی صفت ہے جو رذیل سے بچاتی اور قول و عمل میں یکسانیت پیدا کرتی اور صفت حیا کا عادی بناتی ہے اور فحش، بخل، کذب، غیبت اور چغلخوری سے روکتی ہے۔ عفت سے سخاوت، جہاد، صبر، عفو و درگذر، قناعت، تقویٰ، ورع، خوش خلقی، حسن سلوک، خیر و سندی وغیرہ اخلاق نشو و نما پاتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بتیسواں (۳۲) سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع ایک دن کے لئے مورخہ ۱۸ر اپریل بروز اتوار مرکز سلسلہ ربوہ میں ہوگا۔ اجتماع کا ایک اہم پروگرام مجلس شوریٰ ہے۔ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں نمائندگان شوریٰ کا انتخاب کروا کر اخیر مارچ ۱۹۷۶ء تک رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔ قواعد حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ایسی مجالس جن میں خدام کی تعداد بیس یا بیس سے کم ہے وہاں سے صرف ایک نمائندہ قائد مجلس ہوں گے۔ ایسی مجالس میں انتخاب کرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہے ہوں تو متبادل نمائندہ کا انتخاب ہوگا۔

۲۔ ایسی مجالس جہاں خدام کی تعداد بیس سے زائد ہے وہاں انتخاب کی ضرورت ہوگی۔ ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہوں گے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوں گے اور باقی نمائندگان کا انتخاب ہوگا۔ (مثلاً ۵۰ خدام والی مجلس میں تین نمائندگان ہوں گے۔ ایک قائد مجلس اور باقی دو کا انتخاب ہوگا)

۳۔ نمائندگان کا انتخاب اجلاس عام میں ہوگا۔

۴۔ بقایا دار خادم شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔

قائدین اضلاع اور قائدین مقامی کوشش فرمائیں کہ ہر مجلس کے حسب قواعد نمائندگان اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ قیادت ہائے اضلاع کا نتیجہ

سال ۵۴-۱۳۵۳ ہش (۷۵-۱۹۷۴ء) میں کارکردگی کے لحاظ سے قیادت ہائے اضلاع خدام الاحمدیہ میں سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اوّل۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ہزارہ دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی سوم قرار پائی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز قیادت ضلع لاہور، ہزارہ اور کراچی کے لئے مبارک کرے اور کارکردگی کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقارِ عمل کی تحریک کے دو اہم فوائد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جماعت کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس تحریک سے دو فردی فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکماپن دور ہوگا اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی ..... پس ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا، ٹوکری اٹھانا ہے، کسّی چلانا ہے۔ پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہیئے تا کہ کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ بُرا ہے۔" (مشعل راہ الفضل ۱۷ر مارچ ۱۹۳۹ء)

مہتمم وقار عمل۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے اور بایاں پھیپھڑا متاثر ہے۔ کھانسی بھی ہے اور ساتھ ہی ذیابیطس کا بھی شکار ہوں۔ T.B سپیشلسٹ صاحب نے چھ ماہ متواتر علاج کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ علاج جاری ہے پہلے سے اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(غلام محمد حق معلم وقف جدید راستے پور ضلع سیالکوٹ)

سالانہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۶ر شہادت/اپریل تا ۲۹ر شہادت/اپریل ۱۳۵۵ ہش/۱۹۷۶ء

مجلس خدام الاحمدیہ کی تیئیسویں (۲۳) مرکزی تربیتی کلاس مورخہ ۱۶ر اپریل تا ۲۹ر اپریل مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ خدام کلاس میں شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

ضروری تصحیح

اشاعت اسلام کے لئے ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد مالی قربانیوں کی فہرستیں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان میں بعض دوستوں کے اسماء دفتر نے سہواً غلط لکھے ہیں لہٰذا معذرت کے ساتھ ان دوستوں کے صحیح اسماء مع حوالہ الفضل درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مکرم چوہدری نور محمد صاحب ایڈووکیٹ بھاٹی گیٹ لاہور (الفضل $\frac{1}{26}$ ۱)

۲۔ مکرم چوہدری نواز احمد صاحب ورک بیداد پور ضلع شیخوپورہ (الفضل $\frac{1}{26}$ ۱۴)

۳۔ مکرم خان رشید احمد جان صاحب پشاور (الفضل $\frac{1}{26}$ ۱۵)

۴۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب تاجر پشاور (الفضل $\frac{1}{26}$ ۲۰)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

کیمسٹری سوسائٹی گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سالانہ انتخابات

کیمسٹری سوسائٹی گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سال رواں کے لئے انتخابات ۷۶/۲/۱۷ کو کالج ہال میں منعقد ہوئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران سال رواں کیلئے منتخب ہوئے:

صدر	مقبول الٰہی	سال چہارم
سیکرٹری	منصور احمد طارق	سال سوم
جائنٹ سیکرٹری	رفیع الدین احمد	سال دوم
اسسٹنٹ سیکرٹری	بابر سعید بخشی	سال اوّل

(پروفیسر انچارج کیمسٹری سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

داخلہ کیڈٹ کالج حسن ابدال۔ کوہاٹ۔ پٹارو

ایسے امیدوار جو کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس ہوں اور ۳۱ر اگست ۱۹۷۶ء کو ۱۵ تا ۱۸ سال عمر کے ہوں ان کو SSB کے بعد مذکورہ بالا کالجوں میں سے کسی میں دو سال کے لئے F.A./F.Sc. کی تعلیم دی جائیگی۔ ان کا جون ۱۹۷۶ء میں تحریری امتحان بھی ہوگا۔ منتخب امیدوار کو بطور Cadet داخل کیا جائیگا۔ مقررہ تنخواہ اور الاؤنس بھی ملیگا جس میں سے تعلیم کے اخراجات پورے کئے جائیں گے۔ (A3 شعبہ GHQ) میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ر اپریل ۱۹۷۶ء ہے۔ تفاصیل کوائف استحقاق اور شرائط کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز و نوائے وقت ۶ر فروری ۱۹۷۶ء (ناظر تعلیم)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل دو سابق فوجی احباب کے پتے درکار ہیں۔ جس دوست کو علم ہو وہ خاکسار کو ان سے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں اور اگر سابق فوجی حضرات خود یہ اعلان پڑھیں تو مجھ سے اپنی ضروری چٹھیاں وصول کر لیں۔

۱۔ RR/7053214 سپاہی ڈرائیور ریکروٹ حبیب الرحمٰن ولد فضل محمد

۲۔ RR/1236595 نائیک رشید احمد

(سلطان احمد پیر کوٹی ویلفیر آفیسر ۲۴/۹ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

قائدین مجالس ناظم تجنید کا تقرر۔ رجسٹر تجنید اور فہرست تجنید کی تیاری جیسے امور کی پڑتال کریں (مہتمم تجنید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کی تاکید اور اس کی حکمت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز باجماعت میں مونڈھے سے مونڈھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر کھڑے ہو اور اپنے درمیان کچھ فاصلہ نہ رکھو کہ خالی جگہ شیطان داخل ہو جائے گا۔ یہ اس بات کو ظاہر کیا کہ ایک شخص کی توجہ جسمانی اور روحانی دوسرے شخص میں سرایت کر جاوے۔ جماعت میں جیسے جسمانی رنگ میں کوئی ضعیف اور کوئی قوی ہوتا ہے۔ تو جب آپس میں ایک دوسرے کے ملنے سے ایک دیوار کی طرح ہو جائیں گے اور مل کر کھڑے ہونے سے ایک دوسرے کی تاثیرات اور فیوض اور جذبِ روحانی پھیل کر سب میں پہنچ جاوے گی۔ جب پہلی صف اپنی قوت اور جذبِ روحانی سے پُر ہو جائے گی تو پھر اس صف کا اثر دوسری صف پر پڑے گا اور پھر ان دونو صفوں کا اثر تیسری پر پہنچے گا۔ اس کے سمجھنے کے لئے بجلی کی مشین کی مثال ہے جو آجکل نکلی ہے۔ اگر اس بجلی کی مشین یا کل کو کوئی شخص ہاتھ میں پکڑ لے تو اس کا ہاتھ مس ہو جائے گا اور چھوٹ نہیں سکے گا۔ ایسا ہی اگر دوسرا شخص اس کا ہاتھ پکڑ لے تو اس پر بھی برقی اثر ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر دس اور بیس اور پچاس سو تک ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے جائیں تو وہ برقی اثر سب پر یکساں اثر کرتا چلا جائے گا۔ اگر درمیان میں کچھ بھی فصل رہے گا تو وہ برقی طاقت رک جائے گی اور اس کی قوتِ جذب کام نہیں دے گی اور وہ جدائی جو واقع ہوئی ہے وہ اس برقی طاقت کو آگے نہیں چلنے دے گی اور روک ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر نماز کی صف میں کچھ فصل مل کر کھڑے ہونے میں ہوگا تو جو قوتِ روحانی یا اثر باطنی ایک دوسرے میں سے ہو کر آرہا تھا وہ رہ جائے گا۔ اس کا نام اصطلاحِ شریعت میں شیطان رکھا ہے۔"

(منقول از کتاب تذکرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ٦ بروایت حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضؓ۔ مرسلہ قمر علوی سائیکل سیاح از ربوہ)

پروفیسر چوہدری محمد لطیف صاحب آف زیمبیا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے چچا زاد بھائی مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب ایم اے سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال ٹیچر سیکنڈری سکول KITWE زیمبیا مشرقی افریقہ بعمر ۴۷ سال مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء کو دل کے حملہ سے زیمبیا میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ۱۲ فروری کو ربوہ پہنچا۔ اگلے روز محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد تدفین عمل میں آئی جس میں مرحوم کے عزیز و اقارب بکثرت شامل ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم عبدالسلام صاحب بھٹی نے دعا کرائی۔ مرحوم کی اچانک وفات ہم سب کے لئے بے حد غم اور صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کی بیوہ اور پانچ بچے (دو لڑکے اور تین لڑکیاں) ابھی زیمبیا ہی میں ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو خیر و عافیت سے پاکستان لائے اور ہر لحاظ سے ان کا حامی و ناصر ہو۔

(چوہدری محمد شریف انسپکٹر کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ)

مالکانِ بھٹہ اور کوئلہ کے بیوپاری حضرات!!
بلوچستان کا اعلیٰ اور معیاری کوئلہ نہایت مناسب داموں پر منگوانے کے لئے آپ اپنی فرم کے گیارہ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں
شیخ محمد اقبال۔ جاوید کول کمپنی
B-446 سٹاف کالج روڈ۔ کوئٹہ چھاؤنی
FINECOAL تار کا پتہ ۔ فون ۔۔۔

سیمینار مشرقی افریقہ

۲۳ فروری ـــ پہلا دن ـــ بروز سوموار

ربوہ ـــ ۲۳ فروری بروز سوموار جامعہ احمدیہ میں مشرقی افریقہ کے موضوع پر سہ روزہ سالانہ سیمینار کا افتتاح ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جو مکرم احمد واڈی صاحب (تنزانیہ) نے کی۔ اس کے بعد خاکسار (الامین للجمیعۃ العلمیۃ) نے گذشتہ سیمینار کی جو مغربی افریقہ کے موضوع پر ہوا تھا مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں صدرِ مجلس محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اس میں آپ نے مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی ابتدائی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب نے مشرقی افریقہ کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد "مشرقی افریقہ کا تاریخی خاکہ" کے موضوع پر مکرم مسعود احمد خانصاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ایک تحقیقی مقالہ پیش فرمایا اس کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے مشرقی افریقہ میں اسلام کی ابتداء اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کے موضوع پر ایک مقالہ پیش فرمایا۔ آخر میں محترم صدرِ مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

سٹیج سیکرٹری کے فرائض شیخ محمد نعیم صاحب نائب الرئیس للجمیعۃ العلمیۃ نے انجام دئیے۔

(حافظ مظفر احمد الامین للجمیعۃ العلمیۃ)

امراءِ اضلاع و قائدینِ اضلاع سے گذارش

خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱٦ اپریل تا ۲۹ اپریل ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ امراءِ اضلاع اور قائدینِ اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ تمام جماعتوں اور مجالس کے نمائندگان کے ناموں کی فہرستیں مجلس مشاورت کے موقع پر تشریف لاتے ہوئے ہمراہ لیتے آویں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم سلیم احمد خالد چارج مین کلوتھنگ فیکٹری واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۲ فروری ۱۹۷٦ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم ملک سعید احمد صاحب مینیجر کلوتھنگ فیکٹری واہ کینٹ کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

(عبدالرحمٰن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم میاں عارف محمد صاحب عرصہ سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار چلے آرہے ہیں اور میری والدہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(نسیم بشریٰ۔ ربوہ)

لاہور کے احباب
الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم ملک منور احمد صاحب ابن مکرم ملک سعادت احمد صاحب ۵ عثمان سٹریٹ اسلامیہ پارک سے طلب فرماویں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴